روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 21- دسمبر 1999ء - 12 رمضان 1420 ہجری- 21- فتح 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 290

رات کی عبادت

حضرت ابو سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں رات کو کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے- انہوں نے فرمایا-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور اس کے علاوہ بھی رات کو گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے- پہلے چار رکعات پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کے بارہ میں نہ پوچھ- پھر چار رکعات پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کا بھی کیا کہنا-

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبیؐ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزے میں کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا ضروری ہے اس سے کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے- بہانوں سے روزے نہ چھوڑیں

جنت کے ایک دروازے 'الریّان' سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17- دسمبر 1999ء بمقام بیت الفضل کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

لندن-17 دسمبر 99ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان کے حوالے سے اہم نصائح فرمائیں- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ ساتھ سات دیگر زبانوں عربی' انگلش' جرمن' فرنچ' بنگالی' بوسنین اور ترکی میں ترجمہ نشر کیا گیا- حضور ایدہ اللہ نے آج نصف گھنٹہ خطبہ ارشاد فرمایا حضور نے فرمایا کہ روزہ کشائی کے وقت جلدی سے پانی پینے کی وجہ سے مجھے سخت قسم کا اچھو ہو گیا جس کے اثرات آواز اور طبیعت میں ابھی تک باقی ہیں- اس لئے ایک تو دوست دعا کریں کہ رمضان کا مہینہ آرام سے گذر جائے اور بعد میں بھی خیریت رہے یہ بیماری کہیں بڑھ نہ جائے- دوسری بات یہ کہ اب عیادت کے خطوط نہ لکھنا شروع کر دیں مجھ میں اپنی بیماری کی برداشت کا بہت زیادہ مادہ ہے جبکہ احباب میں میری بیماری برداشت کرنے کا مادہ بہت کم ہے-

حضور ایدہ اللہ نے رمضان المبارک کے حوالے سے احادیث نبوی بیان فرمائیں جن میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے- ایک بدوی نے پوچھا کہ اگر میں فرض نمازیں ادا کروں' رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں تو کیا مجھے جنت مل جائے گی- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- ہاں- ایک حدیث میں فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار داخل ہونگے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احادیث میں بیان کردہ ان تمثیلات کو حقیقت پر محمول نہ کیا کریں- بلکہ اس کا اصل مفہوم سمجھیں اس کا مقصد روزہ کے شوق کو ابھارنا ہے- ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رمضان میں آپ نماز تہجد 11 رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے- یہی معمول رمضان کے علاوہ بھی تھا- ایک حدیث میں ہے کہ جو بندہ چاہتا ہے کہ روزے رکھ کر مولا کی اطاعت کرے تو اس کے چہرے اور آگ کے درمیان 70 خریف کا فاصلہ ہوگا-

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے روزے کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے ان میں حضرت مسیح موعود نے روزے رکھنے کی لگن کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جو مجبوری سے روزے نہ رکھ سکے اور وہ اس پر دکھ محسوس کرے تو اللہ کے فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے- حضور ایدہ اللہ نے روزے کے بارے میں فرمایا کہ کئی مریض جو سمجھتے تھے کہ روزہ نہ رکھ سکیں گے انہوں نے ہمت کر کے روزہ رکھ لیا اب انکی صحت پہلے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا جو بیماریوں کا عذر کر کے روزے نہیں رکھتے ان کو اس سے شدید بیماریاں ہو جاتی ہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر بے انتہا ظلم کرنے والے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس سے روکا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ روزے کی قید انسان کی بھلائی کے واسطے ہے- نماز کی عبادت روزے سے افضل ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے میں کھانے پینے کے خیال سے فارغ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرنا چاہئے- روزے میں کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا ضروری ہے- اس سے کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں- روزے سے صرف بھوکا رہنا مراد نہیں بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول ہونا چاہئے- بدنصیب ہے وہ جسے جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہ کی-

وقف جدید 29- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

○ ایسے احباب جماعت جو اپنا چندہ وقف جدید پورا ادا کر دیں گے ان کے نام 29- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے-

امسال رمضان المبارک کا بیشتر حصہ 99ء کا ہوگا اور کچھ 2000ء میں ہوگا-

اس لئے سیکرٹریان مال و سیکرٹریاں وقف جدید سے درخواست ہے کہ دونوں فہرستیں الگ الگ ارسال کریں- (ناظم مال وقف جدید)

محترم مبارک احمد خالد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ: 19 دسمبر 1999ء- محترم مبارک احمد خالد صاحب مینجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کو آج یہاں دن کے 10 بجے کے قریب عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا- ان کی نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں 9 بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے پڑھائی- نماز جنازہ میں اہل ربوہ کی بڑی تعداد شامل تھی اور لوگ اس بات کو مرحوم کی نیکی' اخلاص اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے مرحوم کی غیر معمولی محبت کا نتیجہ قرار دے رہے تھے- احاطہ صدر انجمن احمدیہ کا سارا پلاٹ آخر تک پر تھا- بعد ازاں جنازہ عام قبرستان لے جایا گیا جہاں پر تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی-

مکرم مبارک احمد خالد صاحب مرحوم کے چار بیٹے ہیں- بڑا بیٹا مبشر احمد خالد آسٹریلیا میں ہے- اس کے بعد سلطان احمد خالد' مظفر احمد طارق طالب علم جامعہ احمدیہ سال سوم' اور صادق احمد ناصر طالب علم میٹرک- بیٹوں کے علاوہ تین بیٹیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں ان کی ایک بے حد لائق بیٹی صادقہ بشریٰ ایف ایس سی میں زیر تعلیم تھی 17 سال کی عمر میں دسمبر 1994ء میں انتقال کر گئی تھیں-

مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

دعا ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ احمدیوں کو دوسری قوموں پر فخر کرنا چاہئے

اے دنیا بھر کے احمدیو! تم اس فخر اور ناز کو اپنے سر سے اتار نہ پھینکنا۔ عمر بھر یہی تمہارا تاج رہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 15 جنوری 1999ء بمطابق 15 صلح 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آخر رمضان مبارک کا وہ جمعہ آگیا جس کی سال بھر مختلف پہلوؤں سے راہ تکی جاتی ہے۔ بہت سے ایسے خدا کے بندے ہیں جو خدا کے بندے ہوتے ہوئے بھی سال بھر اس کے بندے نہیں رہتے لیکن اس سے رحم اور فضل کی امید رکھتے ہیں اور ان کے لئے یہ جمعہ وداع دراصل خدا سے ملاقات کا ایک ہی دن ہے اور اسے بھی وہ اس طرح دیکھتے ہیں کہ یہ ملاقات کا دن آکے ٹھہرے نہیں بلکہ گزر جائے۔ اس پہلو سے اسے جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے کہ وہ دن آخر آجائے کہ جب خدا سے لقاء ہو، جتنی بھی ہو اور عمر بھر کے گناہ بخشوا لئے جائیں اور پھر اس دن کو رخصت کر دیا جائے۔ اس پہلو سے اسے جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔

بعض ایک اور پہلو سے اسے جمعۃ الوداع کہتے ہیں وہ بھی اس کی راہ تکتے ہیں مگر اسے رخصت کرتے ہوئے ان کا دل اس طرح غم سے بھر جاتا ہے جیسے کسی محبوب کے آنے پر جب دل میں یقین ہو کہ اس نے چلے ہی جانا ہے اور اس کے جانے کا غم اس کے آنے کی خوشی کے ساتھ مدغم ہو جاتا ہے۔ دونوں بیک وقت اپنی اپنی ضربیں لگاتے ہیں تو ایسی کیفیت بھی انسان پر طاری ہوا کرتی ہے۔ **پس یہی جمعۃ الوداع ان معنوں میں بھی بعض لوگوں کے لئے جمعۃ الوداع ہے کہ رمضان رخصت ہو رہا ہے لیکن وہ حسرت سے دیکھتے ہیں کہ خدا جانے ہم نے اس کے تقاضے پورے کئے بھی نہیں تھے اور پھر یہ اچانک ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور اس کے ساتھ وہ اگلے جمعہ کی راہ تکنے لگتے ہیں۔** تو یہ ملے جلے جذبات ہیں جن کے ساتھ اس جمعہ کا استقبال اور اس کا وداع ہوتا ہے۔

جہاں تک میں نے اس مضمون پر غور کیا ہے مجھے قرآن کریم کی ایک آیت کا جو عنوان ہے وہ اس سارے مضمون کا عنوان دکھائی دیا اور وہ رمضان سے تعلق والی ہی ایک آیت ہے جو سورۃ البقرہ کی 185 ویں آیت ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے ایاما معدودات۔ جس کا یوں ترجمہ کیا جا سکتا ہے کہ گنتی کے چند دن ہی تو ہیں میں نے جب غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ آیت تو ساری زندگی پر حاوی ہے اور ساری زندگی پر بھی حاوی ہے اور رمضان مبارک پر بھی حاوی ہے۔ چنانچہ رمضان مبارک کے تعلق میں فرمایا تم میں سے مریض بھی ہوں گے جو اس میں داخل ہوں گے اور مسافر بھی ہیں جن کی راہ میں یہ رمضان آ ہی جایا کرتا ہے لیکن پھر وہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ دوبارہ پھر یہ دن نصیب ہوں گے۔

یہ سارا مضمون رمضان مبارک کا مضمون ہے لیکن زندگی کا بھی یہی عنوان لگایا جا سکتا ہے۔ **ایاما معدودات۔** گنتی کے چند دن ہی تو ہیں۔ اور زندگی میں بھی انسان اس طرح داخل ہوتا ہے کہ کبھی ایک صحت مند بچے کے طور پر داخل ہوتا ہے اور کبھی ایک بیمار بچے کے طور پر داخل ہوتا ہے۔ ایک بیمار بچہ ساری زندگی اپنے سامنے بیماری کی حالت میں پھیلی ہوئی دیکھتا ہے تو اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا کہ گنتی کے چند دن ہی تو ہیں، بہت لمبی، بہت ممتد زندگی دکھائی دیتی ہے ایک طویل رات کی طرح اس پر چھا جاتی ہے لیکن جب موت کے منہ تک پہنچتا ہے تب اس کو اس حقیقت کی سمجھ آتی ہے کہ ایاما معدودات۔ گنتی کے چند دن ہی تو تھے جو گزر گئے۔ اور ایک صحت مند بچہ بھی اس حال میں داخل ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ زندگی کبھی ختم ہی نہیں ہوگی۔ ساری زندگی لامتناہی طور پر اس کے سامنے پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے لیکن جب موت کے کنارے پہنچتا ہے تو بے اختیار اس کے دل سے یہ آواز بلند ہوتی ہے ایاما معدودات۔ گنتی کے چند دن ہی تو تھے۔ پس یہی کیفیت ہے جو انسانی نفسیات کا ہمیں ایک گہرا سبق سکھاتی ہے اور اس سبق کو سیکھنے سے بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

اب رمضان مبارک کا اکثر حصہ تو گزر چکا ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہم میں سے بیمار بھی اس میں داخل ہوئے تھے اور صحت مند بھی دونوں کے لحاظ سے یہ آخری ایام یہی خبر دے رہے ہیں کہ گنتی کے چند دن ہی تو تھے لیکن دونوں کا انجام الگ الگ ہے، دونوں کا انجام بالکل مختلف ہے۔ دیکھئے ایک Tunnel آخر ختم ہوا ہی کرتی ہے اور ایک انگریزی محاورہ ہے کہ ہر ٹنل کے آخر پر روشنی دکھائی دیتی ہے۔ مگر یہ محاورہ ناقص محاورہ ہے' درست نہیں ہے۔ ٹنل کے آخر پر اگر رات ہے تو روشنی کیسے دکھائی دے گی پھر تو ٹنل کے آخر پر بھی ایک طویل رات ہی ہے جو دکھائی دینی چاہئے۔ اور ٹنل کے آخر پر ایسی روشنی بھی ہو سکتی ہے جس سے ایک چھٹے دن کی خبر ملے۔

اب دیکھیں قرآن کریم ان دونوں باتوں کو اس طرح پیش فرما رہا ہے چنانچہ جو شیاطین ہیں ان کے متعلق فرمایا (۔) کہ وہ خدا کے بندوں کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ تو رمضان کی ٹنل جو دراصل ایک نور کی ٹنل تھی وہ ان کو روشنی سے اندھیرے میں لے جانے کا موجب بن جایا کرتی ہے اور کچھ ایسے بندے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے (۔) تو رمضان کی ظلمات سے مراد یہاں یہ بنے گا کہ رمضان کی راتوں کو جو انہوں نے بسر کیا ہے اس کے آخر پر ایک فجر طلوع ہونے والی تھی۔ وہ رمضان کی راتوں کے اندھیروں کو اس طرح خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہے یعنی اس کے لئے جدوجہد کرتے رہے اور تہجد پڑھتے رہے اور دعائیں کرتے رہے تو یہ بھی ایک ٹنل کا اندھیرا ہی تو تھا مگر اللہ نے انہیں ایک دائمی نور کی طرف نکال دیا۔

اور یہ جو فجر طلوع ہوتی ہے لیلۃ القدر کی فجر یہ وہی فجر ہے۔ وہ ایسی فجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی یعنی انسانی زندگی کی مثال کے اوپر اس کو چسپاں کریں تو ساری زندگی جو ستر سال کی زندگی ہے اس پر اس صبح کے سو سال پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو یہ عجیب مضمون ہے جو ہر طرح سے رمضان پر بھی پورا صادق آ رہا ہے اور انسانی زندگی پر بھی پورا صادق آ رہا ہے۔ **پس ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے رمضان ایسے گزارا کہ ان کو** ٹنل کے آخر پر نور دکھائی دینے لگا ہے۔ یعنی ان کی زندگی بدل گئی ہے۔ ان کی زندگی ایک مسلسل دائمی روشنی کی زندگی میں

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبدیل ہو چکی ہے۔ اور کچھ بدنصیب ایسے ہیں جن کو اندھیرے کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے سکتا۔ وہ نور میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اندھیروں میں نکل آتے ہیں اس لئے کہ ان کے نفس کے شیطان نے ان کو مسلسل یہ سبق دیا تھا کہ آخر تم اندھیروں میں چلے جاؤ گے فکر نہ کرو یہ جو وقتی مصیبت پڑی ہوئی ہے یہ ٹل جائے گی۔ پس اس پہلو سے یہ رمضان مبارک کسی کے لئے خوش خبریوں کا پیغام لے کے آتا ہے' کسی کے لئے وداع کا پیغام لے کے آتا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو چند دن رہ گئے ہیں' چند دن میں تو اب دو راتیں ہی رہ گئی ہیں تقریباً آج کی رات ہے پھر ہفتے کی پھر اتوار کی پھر پیر کا دن جو ہے وہ رمضان ختم ہو رہا ہے' تو یہ تین دن ہیں ان تین دنوں کو ہم اس پہلو سے بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ایاماً معدودات کہ یہ **تین دن بھی تو گنتی کے چند دن ہی ہیں کیوں نہ ان دنوں میں زور لگائیں' کیوں نہ ان دنوں میں اپنی گزشتہ کوتاہیوں سے استغفار کریں' توبہ کریں اور دعا یہ کریں کہ اگر رمضان کا پہلا حصہ ضائع ہو گیا ہے تو یہ تین دن ضائع نہ ہوں۔**

پس اس پہلو سے چونکہ آج کا جمعہ سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے ساری دنیا میں احمدیوں میں بھی اور غیر احمدیوں میں بھی اس سے زیادہ کثرت کے ساتھ کسی جمعہ میں (-) اکٹھے نہیں ہوئے' اس سے زیادہ کثرت کے ساتھ کبھی کسی نماز میں (-) اکٹھے نہیں ہوئے۔ آج کا جمعہ بھی اور آج کے جمعہ کی نماز بھی وہ ایسی نماز ہے یعنی جمعہ اور نماز دونوں ہی ایسے ہیں جن میں ساری دنیا میں کبھی (-) اس طرح کسی ایک (بیت الذکر) میں اکٹھے نہیں ہوئے جیسے آج کے جمعہ کے لئے' آج کی نماز کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ پس اس موقع پر جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے ان کا مجمع تو بہت بڑا ہے یعنی ٹیلی ویژن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جمعۃ الوداع میں شامل احمدیوں کی تعداد لکھوکھہا ہے یعنی شمار تو نہیں کی جاسکتی مگر بیشمار کی طرح ہی ہے اور کچھ جو یہاں (بیت الذکر) میں حاضر ہوئے ہیں ان کی بھی بڑی تعداد ہے۔ یہ سارے کچھ امیدیں لے کے آئے ہیں ہر ایک کو اللہ کے فضل سے امید ہے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ گناہ بخشے جانے کا مضمون دو طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک یہ کہ گناہ بخشے جائیں اور تم گناہ کرتے چلے جاؤ۔ ایسے شخص کو دھوکہ ہے ایک کہ میرے گناہ بخشے گئے کیونکہ **قرآنی اصطلاح کے مطابق گناہ بخشنے کا مضمون یہ ہے کہ جب گناہ بخشے جاتے ہیں تو گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور اس پہلو سے ہر انسان اپنے نفس کا جائزہ لے سکتا ہے کہ آیا اس رمضان مبارک میں اس کے گناہ بخشے گئے یا نہیں بخشے گئے۔** پس سب حاضروں کو اور وہ جو نظر سے غائب مگر اس وقت میرے خطاب میں حاضر ہیں ان سب کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ان تین راتوں ہی میں سہی جو رہ گئی ہیں کوشش کریں' زور لگائیں اور بخشش کے اس مفہوم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ بخشے جائیں تو ان کا دل صاف ہو جائے' بخشے جائیں تو ان کا دل پاک ہو جائے' بخشے جائیں تو گناہ سے نفرت ہو جائے اور پھر آئندہ اس کوچے کا منہ دیکھنا تک پسند نہ کریں۔ یہ وہ کامیابی ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ذالک الفوز العظیم۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے دین اور دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ تو میں دعا کرتا ہوں کہ آج کا دن ہم سب کے لئے وہی کامیابی کا دن ہو جس کامیابی کے بعد پھر انسان کو کسی اور کامیابی کی تمنا نہیں رہتی اور وہ کامیابی دراصل لقاء باری تعالیٰ کے دائمی حصول کا نام ہے۔

اس پہلو سے جو میں نے گزشتہ خطبے میں آیت کا مضمون شروع کیا تھا **واذا سالک** (-) وہی مضمون ہے جس میں اس مضمون نے مجھے داخل کر دیا ہے اور اب اس پہلو سے میں آپ کو سمجھاتا ہوں یعنی وہ باتیں جو پچھلے جمعہ بیان نہیں کر سکا تھا اب احادیث اور حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات کے حوالے سے ان باتوں کو آپ کے سامنے کھولتا ہوں تاکہ آپ کو سمجھ آجائے کہ آخری کامیابی اور لقاء کہتے کس کو ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا (-) جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں۔ (-) تو میں قریب ہوں۔ (-) پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (-) پس ان کو بھی چاہئے کہ وہ میری آواز کا جواب مثبت رنگ میں دیں (-) اور مجھ پر ایمان لائیں (-) تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اس سلسلے میں کچھ احادیث میں پہلے پیش کر چکا ہوں اور اب میرے سامنے حضرت مسیح موعود (-) کے کچھ اقتباسات ہیں جو قرآن اور احادیث دونوں کی روشنی میں بیک وقت دونوں کی تفاسیر ہیں۔ البدر جلد 3 نمبر 29 میں حضرت مسیح موعود (-) کا یہ اقتباس شائع ہوا۔ "اعلیٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو اور یہی ذریعہ ہے جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے" پرستش اور عبادت کی اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اللہ کا قرب حاصل ہو اس کے سوا تو اور کوئی معنی نہیں اور جنہوں نے یہ معنی نہیں سمجھا وہ دھوکے میں مبتلا ہیں اور ساری زندگی دھوکے میں مبتلا رہتے ہیں کیونکہ اگر عبادت کا مفہوم یہ نہ ہو کہ اللہ حاصل ہو جائے تو پھر عبادت کا دوسرا مفہوم جو عرف عام میں سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی وساطت سے دنیا حاصل ہو جائے یعنی جو ہم دعائیں کریں وہ دنیا کی دعائیں ہوں اور دنیا مل جائے تو گویا کہ خدا حاصل ہو گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کے حاصل ہونے کا ہرگز مطلب نہیں ہے۔

پس رمضان میں اس طرح داخل ہوں کہ اللہ کو پکاریں کہ وہ مل جائے اور اس طرح نکلیں کہ دل یقین سے بھر چکا ہو کہ اللہ مل گیا ہے۔ یہ مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود (-) بیان فرماتے ہیں۔ "اعلیٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو اور یہی ذریعہ ہے جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے" جنہیں خدا کا قرب نہیں ہے انہیں کبھی بھی خدا تعالیٰ پر کامل یقین نہیں ہوتا ہمیشہ دو انتہاؤں کے درمیان لٹکتے رہتے ہیں کبھی خیال ہوتا ہے خدا ہے' کبھی خیال ہوتا ہے نہیں ہے اور یہ دمبدم شک کی ضرب جو ان پر پڑتی ہے تو جتنا ایمان سے پہلے فائدہ اٹھایا ہوا ہوتا ہے اس کو بھی وہ ضرب ضائع کر دیتی ہے۔ نہ ادھر کے رہتے ہیں نہ ادھر کے رہتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے اس کا یہ حل بیان فرمایا ہے فلیستجیبوالی اگر وہ میری آواز کو سنتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں ان کی آواز کو سنوں تو جیسے مجھ سے جواب کی مثبت توقع رکھتے ہیں خود بھی تو مثبت رنگ میں جواب دیں تو گویا یہ مکالمہ مخاطبہ شروع ہو جاتا ہے اور یہ مکالمہ مخاطبہ ہی ہے جو یقین کی انتہاء تک پہنچاتا ہے۔

جتنے بھی انبیاء ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین اور ایسا یقین جو کبھی پھر متزلزل نہیں ہو سکتا مکالمہ مخاطبہ کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو وہ بلاتے ہیں اللہ تعالیٰ مثبت جواب دیتا ہے پھر اللہ ان کو بلاتا ہے تو وہ مثبت جواب دیتے ہیں یہ مکالمہ مخاطبہ بعض دفعہ کلمات کی صورت میں ہوا کرتا ہے' بعض دفعہ رجحانات کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ اور خدا کے وہ بندے جن میں سے اللہ بالآخر مکالمہ مخاطبہ کے لئے بعض بندوں کا انتخاب فرماتا ہے پہلے ان کی زندگی ایک خاموش مکالمہ مخاطبہ میں ڈھل جایا کرتی ہے روزمرہ کی زندگی یہی دیکھتے ہیں یہی سلوک کرتے ہیں۔ جب اللہ کو بلاتے ہیں کسی ضرورت کے لئے' کسی حاجت کے لئے خواہ اس کو پکارنے کا یہ مطلب نہ بھی ہو کہ وہ خود مل جائے۔ کسی مشکل' کسی مصیبت میں مبتلا جب وہ اللہ کو پکارتے ہیں تو تعجب سے دیکھتے ہیں کہ ان کا خدا تو اتنا قریب ہے کہ ان کی باتوں کو سن لیتا ہے۔

اور پھر جب اللہ انہیں بلاتا ہے تو اس وقت بظاہر جنہوں نے دنیا کی خاطر خدا کو بلایا ہو اسی طرح دنیا کو تج کے خدا کی آواز پہ دوڑے چلے آتے ہیں۔ یہ ایک خاموش مکالمہ مخاطبہ ہے۔ اللہ نے بلایا تو اس کے حضور حاضر ہو گئے۔ یہ مکالمہ مخاطبہ ہی ہے جو دراصل بولتے ہوئے مکالمے مخاطبے میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ اور یہ یقین کی وہ گھڑی ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان لوگوں کو پھر کبھی بھی خدا کی ذات میں شک پیدا نہیں ہوتا۔ جتنے انبیاء ہیں وہ اسی یقین مستحکم تک پہنچائے گئے یعنی پھر انہوں نے ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ کی آواز کو سنا اور جب وہ بولتے تھے تو اللہ ان کی آواز کو سنتا تھا۔ حضرت مسیح موعود (-) نے اسی پہلو سے اس کو یقین اور معرفت کے لئے انتہائی ضروری قرار دیا ہے۔

"اعلیٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو اور یہی ذریعہ ہے جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے اُجِیْبُ (-) کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب دیتا ہے۔ گونگا نہیں۔ دوسرے تمام دلائل اس کے آگے ہیچ ہیں۔ کلام ایک ایسی شئے ہے جو کہ دیدار کے قائم مقام ہے۔" پس رؤیت کا ایک اور مفہوم بھی ہے جو اس سے بالا ہے اس کو دیدار کہہ رہے ہیں حضرت مسیح موعود (-) مگر حضرت مسیح موعود (-) ہی کا ایک شعر ہے کہ ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

کہ دیدار نصیب نہیں تو گفتار تو ہو۔ آوازیں دو اور کسی گھر سے جواب ہی نہ آئے تو کیا پتہ اندر کوئی ہے بھی کہ نہیں۔ مگر آوازیں دو اور محبوب کی آواز جواب دے تو وہ آواز بھی بہت تسکین کا موجب بنا کرتی ہے۔ جب آواز آئے تو پھر یہ بھی تو امکان ہوتا ہے اور یہ بھی توقع کی جاسکتی ہے کہ آخر وہ دروازے کی کنڈی بھی کھول دے گی۔ اگر اس جواب میں پیار ہے پھر لازماً اس توقع سے انسان چوکھٹ پہ بیٹھ جاتا ہے کہ جس نے اس پیار سے جواب دیا ہے وہ کنڈی بھی تو کھولے گا اور میرے ہمیشہ کے لئے اس گھر میں داخل ہونے کے سامان ہو جائیں گے۔ اسی مضمون کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی" کچھ تو ہو جس پہ زندگی کٹے، کچھ بھی نہ ہو تو پھر باقی کیا رہ جائے گا۔

پھر مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "اب یہ بات سوچنے کے قابل ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت ﷺ کو فرمایا (-) تیری صلوٰۃ سے ان کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور جوش و جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف فلیستجیبوالی کا بھی حکم فرمایا۔ ان دونوں آیتوں کے ملانے سے دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات، پھر ان تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی پتہ لگتا ہے کیونکہ صرف اسی بات پر منحصر نہیں کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے اور خود کچھ نہ کیا جائے اور نہ یہی فلاح کا باعث ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے۔" اب اوپر کے مضمون سے تو بظاہر یہ مضمون نکلتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا اس لئے یہ ان مشکل عبارات میں سے ہے جن پر ٹھہر کر غور کریں اس کی تہہ تک اترنے کی کوشش کریں تو پھر اچانک آپ کو وہ معرفت کے موتی ہاتھ آجائیں گے جو بعض دفعہ سمندر کی تہوں میں غوطہ زنی کے بغیر نہیں ملا کرتے۔

پس حضرت مسیح موعود (-) کا کلام بھی ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی بعض دفعہ غوطہ زنی کرنی پڑتی ہے۔ کچھ تو اس کے محاسن ہیں جو سمندر کی سطح پر پھیلے پڑے ہیں وہ ہر دیکھنے والے کو دکھائی دیتے ہیں لیکن کچھ گہرے ڈوبے ہوئے بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا یہ جو اقتباس میں نے چُنا ہے یہ ڈوبے ہوئے معانی پر مشتمل ہے۔ (-) پہلی بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ یہاں مُردوں کی بات حضرت مسیح موعود (-) نہیں کر رہے جن کے متعلق بظاہر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ آیت کا منطوق یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نماز جنازہ پڑھا کر کیونکہ جب تو ان کی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو ان کو سکون ملتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مُردے قبر کے اندر ایک سکون پاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی خبر ہے جس کا ہمیں کوئی یقینی علم نہیں ہے یقینی علم قرآن کریم کی صداقت کی وجہ سے تو ہے لیکن براہ راست کوئی علم نہیں کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پڑھنے سے مُردوں کو کیا تسکین ملتی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود (-) نے اس آیت کو زندوں کی طرف پھیر دیا ہے اور یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے۔

فرمایا "تیری صلوٰۃ سے ان کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور جوش و جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے" اب یہ جو فقرہ ہے "جوش و جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے" یہ چابی ہے اس مضمون کو سمجھنے کی۔ کیونکہ مُردوں کے متعلق ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ ان کو سکینت نصیب ہوتی ہے لیکن جوش و جذبات کی آگ مرنے کے بعد کہاں ٹھنڈی ہوتی ہے۔ وہ تو مرتے وقت ٹھنڈی ہو چکی۔ جو ہونا تھا، جتنا بھڑکنا تھا بھڑک چکی۔ تو یہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے عظیم عرفان کا ایک مظہر مضمون ہے کہ آپ فرماتے ہیں۔ "تیری صلوٰۃ سے ان کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور جوش و جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے" جب یہ ثابت ہو جائے کہ جوش و جذبات کی آگ سرد ہو گئی اور ٹھنڈ پڑ گئی کہ محمدؐ رسول اللہ نے ہمارے لئے دعائیں کی ہیں تو اس کے بعد یہ دل کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ہماری شفاعت بھی کریں گے جن کی دعاؤں کے نتیجے میں ہمیں تسکین نصیب ہوئی، جن کی دعاؤں کے نتیجے میں ہمیں دل کی آخری سکینت نصیب ہوئی ہے کہ سب جھوٹے جوش نکل گئے۔ آرام سے دل ایک راہ پر چل پڑا ہے اور اسی راہ پر وہ راضی ہو گیا ہے۔ یہ جب یقین ہو گیا تو حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں دوسری طرف فلیستجیبوالی کا بھی تو حکم ہے۔ یہ کیوں؟ وہی کافی ہونا چاہئے تھا بظاہر۔ لیکن پھر اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی میری سنیں۔

تو مراد یہ ہے، حضرت مسیح موعود یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ **رسول اللہ کی دعا اور شفاعت پر تم انحصار کر ہی نہیں سکتے جب تک خود بھی اللہ کی باتوں کا جواب نہ دو۔** پس اس مضمون کو کھولنے کے بعد اسے کفارہ سے ایک بالکل الگ اور مختلف مضمون بنا کر دکھا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "ان دونوں آیتوں کے ملانے سے دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات، پھر ان تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی پتہ لگتا ہے کیونکہ صرف اسی بات پر منحصر نہیں کر دیا کہ آنحضرتؐ کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے اور خود کچھ نہ کیا جائے اور نہ یہی فلاح کا باعث ہو سکتا ہے۔" "نہ یہ دوسری بات نجات کا موجب ہو سکتی ہے" کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے۔" یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ **اپنی طرف سے پوری دیانت سے اللہ کی باتوں کا جواب دو لیکن تم کمزور ہو اور اس جواب دینے میں، اس لبیک کہنے میں کچھ کمزوریاں رہ جائیں گی ان کمزوریوں کو دور کرنے اور ان کو پورا کرنے کے لئے ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جس کا اللہ تعالیٰ سے کامل اتصال ہو۔ وہ ایک طرف سے تمہارا ہاتھ پکڑے اور دوسری طرف اس سے ملا دے جہاں تک جانا مقصود تھا جس تک پہنچنے کے لئے تمہاری اپنی کوشش کام نہیں آسکتی تھی۔**

اب دیکھیں کتنا لطیف مضمون ہے اور کیسے تسلسل کے ساتھ انسانی زندگی کے گہرے راز، یعنی کامیاب انسانی زندگی کے راز اس میں بیان ہوئے ہیں اور کفارہ سے بالکل الگ کر کے اس کو دکھایا ہے کیونکہ اس کے برعکس یہ مضمون پیش کرتا ہے کہ جتنے گناہوں میں ملوث ہونا چاہتے ہو، ہوتے چلے جاؤ۔ بے شک، مسیح کو سچا مان لو اور اس کے بعد بھی تازندگی جتنے گناہ کرو گے وہ سارے بخشے جائیں گے، صرف ایک دفعہ مسیح کو سچا کہہ دو۔ یعنی یہ کفارہ وہ ہے جو ساری دنیا کو قیامت تک لئے گناہوں سے بھر دے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت وہ ہے جو قیامت تک کے لئے دنیا کو گناہوں سے نفرت دلانے کے لئے بار بار تنبیہ کرتا رہے گا کہ دیکھو رسول اللہ کی شفاعت کا انحصار نہ کرنا اگر تم نے خدا کے سامنے سر نہ جھکایا اور خود اپنی محنت اور کوشش سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہ کی تو رسول اللہ ﷺ کا کفارہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا کیونکہ آپؐ اس کی شفاعت کریں گے ہی نہیں جو خود خدا کی باتوں کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

حضرت مسیح موعود (-) ایک دوسرے اقتباس میں فرماتے ہیں "شفاعت اعمال حسنہ کی محرک کس طرح پر ہے۔ اس سوال کا جواب بھی قرآن شریف ہی سے ملتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ کفارہ کا رنگ اپنے اندر نہیں رکھتی جو عیسائی مانتے ہیں کیونکہ اس پر حصر نہیں کیا جس سے کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے بلکہ فرمایا (-) یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ قریب والا تو سب کچھ کر سکتا ہے دور والا کیا کرے گا۔ اگر آگ لگی ہوئی ہو تو دور والے کو جب تک خبر پہنچے اس وقت تو شاید وہ جل کر خاک سیاہ بھی ہو جا چکا ہو۔" پس قریب نے یقین پیدا کر دیا خدا تعالیٰ کے اس جواب نے کہ میں قریب ہوں اس یقین سے روشناس کرا دیا کہ کسی حالت میں بھی خدا کے بچانے کی پہنچ سے تم باہر نہیں ہو۔ جب بھی تمہارا دل بے اختیار پکارے گا کہ ہمیں بچا لے تم خدا کو اپنے قریب پاؤ گے۔

اور یہ مضمون جو ہے اس کو حضرت مسیح موعود (-) آگے مزید بڑھا کر یوں پیش کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں "اگر آگ لگی ہوئی ہو تو دور والے کو جب تک خبر پہنچے اس وقت تو شاید وہ جل کر خاک سیاہ بھی ہو چکے اس لئے فرمایا کہ کہہ دو میں قریب ہوں۔ پس یہ آیت بھی قبولیت دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی قدرت اور طاقت پر ایمان کامل پیدا ہو اور اسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے" اب وہ لوگ جو خدا کو پکارتے ہیں لیکن دل اس یقین سے نہیں بھرا ہوا کہ وہ ہمارے پاس ہی ہے وہ گویا ایک دور کے خدا کو پکارتے ہیں اور ان کا اس طرح خدا تعالیٰ ہاتھ نہیں پکڑتا جس طرح ان کا پکڑتا ہے جو اس کو قریب دیکھتے ہیں۔

پس فرمایا "اللہ کی قدرت اور طاقت پر ایمان کامل پیدا ہو اور اسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے اور ایمان ہو کہ وہ ہر پکار کو سنتا ہے۔ بہت سی دعاؤں کے رد ہونے کا یہ بھی سر ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے" دعا کرتا ہے پر پورا یقین نہیں ہوتا کہ کوئی سننے والا سنے گا بھی۔ اگر ایک فقیر ایک دروازے کے پاس جا کے آواز دے اور یقین نہ ہو کہ اندر کوئی ہے بھی کہ نہیں تو سرسری سی ایک دو آوازیں دے کے آگے نکل جائے گا حالانکہ بعید نہیں کہ اندر کوئی ہو اور اسے آواز پہنچے اور بعد میں جا کے وہ دروازہ کھولے۔

حضرت مسیح موعود (-) کے زمانے میں ایک روایت یہ ملتی ہے کہ ایک فقیر نے آواز دی اور آپ تک نہ پہنچی یا باتوں میں مصروف تھے اور ذرا دیر میں اس کا خیال آیا۔ وہ اس وقت تک جا چکا تھا۔ وہ سمجھا تھا کہ میری آواز کا جواب ہی نہیں آیا۔ حضرت مسیح موعود (-) نے اس کے پیچھے آدمی دوڑا دیئے کہ جاؤ اس کو پکڑ کے لاؤ تب تک میرے دل کو تسکین نہیں ہوگی جب تک وہ آ نہ جائے اور میں اس کی مراد پوری نہ کر دوں۔ تو اللہ کے بندوں کا یہ حال ہے تو اللہ کا کیا حال ہوگا۔ یہ ایک مثال ہے صفات باری تعالیٰ کو سمجھنے کے لئے حالانکہ وہ صفات انسانی صفات سے مختلف ہوتی ہیں۔ پس اگر اس یقین سے آپ دروازہ کھٹکھٹائیں کہ ہے کوئی جو سنے گا تو پھر وہ دیکھیں گے کہ اگر وقتی طور پر اس نے تاخیر کر دی ہو تو سننے میں تو تمہارے پیچھے دوڑا چلا آئے گا تمہیں پکڑ کر واپس اپنے در پر لے کے جائے گا اور یہ وہ زندگی ہے جو کامل یقین تک پہنچائے گی۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "بہت سی دعاؤں کے رد ہونے کا یہ بھی ایک سِرّ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ دعا کو قبول ہونے کے لائق بنایا جائے۔ کیونکہ اگر وہ دعا خدا تعالیٰ کی شرائط کے نیچے نہیں ہے تو پھر اس کو خواہ سارے نبی بھی مل کر کریں تو قبول نہ ہوگی اور کوئی فائدہ اور نتیجہ اس پر مترتب نہیں ہو سکے گا" ایسی دعا جو خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے سارے نبی بھی مل کر کریں تو قبول نہیں ہوگی۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے کہ نبیوں نے کہا کہ اے اللہ ہماری امت میں کوئی بھی گنہگار باقی نہ رہے۔ قیامت تک کے لئے یہ یقین ہو جائے کہ سب نے تیری رحمت کا فیض پایا ہے تب ہمارے دل کو ٹھنڈ پڑے گی۔ دعا اچھی تھی مگر منشاء الٰہی 'قدرت الٰہی کے خلاف تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کو آزادی دے رکھی ہے اس کے برعکس تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہی دیا کہ ہاں میں دعا کو سنتا ہوں اور سنوں گا مگر گنہگار اور فاسق فاجر جو خود فسق و فجور کرنا چاہیں ان کے حق میں یہ دعا نہیں سنوں گا۔ اس لئے کہ ان کو قاعدہ کلیہ کے طور پر ایک مستقل رخصت دی جا چکی ہے اور تخلیق انسانی کے آغاز ہی سے یہ بات لکھی جا چکی ہے۔ اس لئے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن کے بارے میں میرا فرمان صادر ہو چکا' اس فرمان صادر ہونے کا یہ بھی مطلب ہے کہ ان کے متعلق ازل سے ہی یہ فرمان صادر ہو چکا ہے کہ تم بدی کے لئے بھی آزاد ہو اور اگر بدی کرنا چاہو گے تو زبردستی نہ خدا تمہیں روکے گا نہ سارے انبیاء کی دعائیں مل کر بھی تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ پس اس پہلو سے حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں پھر سارے نبی بھی مل کر دعائیں کریں تو قبول نہ ہوگی اور کوئی فائدہ اور نتیجہ اس پر مترتب نہیں ہو سکے گا۔

حضرت مسیح موعود (-) اسی مضمون میں یہ بھی فرماتے ہیں "یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے" یہاں صاحب حال بول رہا ہے۔ وہ جس نے بارہا قبولیت دعا کے نظارے دیکھے ہوئے ہیں۔ "اور قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب و یابس کو نہیں" اب یہ ایک اور مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود (-) اس تحریر میں مزید کھول دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ سنتا ہے اور سارے انبیاء کی دعائیں سنتا ہے ہر دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہے مگر دعا سننے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جو دعا کی جائے اور اس کے مفاد کے خلاف ہو جو دعا کرنے والا ہے تو اس کو سننے کا مطلب ہے اس کو رد کر دیتا ہے۔

اب یہ بہت لطیف مضمون ہے کہ سننے کا مطلب رد کرنا۔ اب ماں بچے کی پکار سنتی ہے نا۔ وہ کہہ دے کہ میں نے آگ میں ہاتھ ڈالنا ہے' آگ میں ہاتھ ڈالنا ہے تو سنے گی!؟ سنے گی مگر ردّ کر کے۔ بچے تمہیں راحت چاہئے نا تو میں جانتی ہوں کہ تمہاری راحت اس میں ہے کہ ہاتھ نہ ڈالنے دوں اور وہ روتا پیٹتا رہ جائے' اس کی دعا رد کرنے ہی میں اس دعا کی قبولیت کا راز ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے۔" جو انجام پر نظر رکھتا ہے مآل پر نظر رکھتا ہے۔ "ان مضرتوں اور بد نتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں۔" وہ نقصان جو لفظوں میں اگر دعا کو قبول کیا جائے تو دعا کرنے والے کو پہنچ سکتے ہیں۔ "ان کا خیال کر کے اسے رد کر دیتا ہے اور یہ رد دعا ہی اس کی قبول دعا ہوتی ہے۔"

اب یہ بظاہر متضاد باتوں کو اکٹھا کر کے اس حکمت اور دانشمندی سے پیش کیا جا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی تحریروں کے سوا آپ کو کہیں ایسی حکمت کی باتیں دکھائی نہیں دیں گی۔ قرآن و حدیث میں بہرحال ہیں اور انہی سے تو اخذ کی گئی ہیں مگر اس دور میں ان مشکل مضامین کو کھولنے والا مسیح موعود سے بڑھ کر آپ کو کہیں کوئی دکھائی نہیں دے گا۔ فرمایا "پس ایسی دعائیں ہیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔" ایسی دعائیں دعا کرنے والے کے حق میں قبول کر لیتا ہے۔ "مگر مضر دعاؤں کو بصورت رد قبول فرما لیتا ہے۔" یہ بھی بہت پیارا جملہ ہے۔ یہ نہیں فرمایا رد کر دیتا ہے "بصورت رد قبول فرما لیتا ہے۔"

یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔" پہلے باب استجابت جب کھولا جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے اس کا بیان کرنے کے بعد فرمایا یہ چیزیں ہیں جنہیں اختیار کرو گے تو تمہارے لئے بھی ان معنوں میں باب استجابت کھولا جائے گا۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے" دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ سے زندگی کا رشتہ قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسے جنین کا رشتہ ماں سے ایک نالی کے ذریعے ہوتا ہے جس سے خون اس تک پہنچتا ہے' ساری غذا اس کو ملتی ہے اسی طرح دعا کو حضرت مسیح موعود (-) نے ان معنوں میں بار بار بیان فرمایا ہے کہ دعا کے بغیر تو اللہ سے زندگی کا رشتہ قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ پس تم جو حاجت روائی کے لئے دعائیں مانگتے ہو تمہاری حاجتیں دعا ہی پوری کرے گی مگر یاد رکھو کہ اگر یہ رشتہ نہیں تو تم مردہ ہو۔ کوئی حیثیت ہی تمہاری نہیں اور پھر مردوں کی خدا پرواہ نہیں کرتا۔ ایسا بچہ جو ماں کے پیٹ میں فوت ہو چکا ہو ماں کو اس سے کیسی ہی محبت کیوں نہ ہو' کیونکہ اپنے پیٹ میں ہے مگر اس پر اپنی طاقتیں ضائع نہیں کرتی پھر اس کا رشتہ کٹ جاتا ہے اور وہ بچہ عفونت کا شکار ہو جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ ماں کو بہت پیارا ہے مگر اس میں تعفن پیدا ہو جائے گا' بدبو پیدا ہو جائے گی۔ ایسا کہ بعض دفعہ ماں کے لئے بھی خطرہ بن جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ماں چاہتی ہے اس کو نکال کے پھینک دے۔ خدا کے لئے تو آپ خطرہ نہیں بن سکتے مگر خدا والوں کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کو رد فرما دیتا ہے اور ان کو کاٹ کر اپنے سے الگ کر دیتا ہے۔

یہ عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ سمجھنا چاہئے اور یہ رشتہ تب تک قائم ہے جب تک آپ خدا تعالیٰ سے زندگی پاتے رہیں گے۔ جب خدا سے آپ زندگی پانا بند کر دیں گے تو پھر یہ رشتہ کٹ جائے گا یا کاٹے جانے کے لائق ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں "اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے" اس میں کوئی شک نہیں۔ "لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔" قدم رکھ کے تو دیکھو' دعا کر کے پکارو دعا ہی مشکلات کو بھی حل کرے گی' دعا ہی راہیں تمہارے لئے آسان کر دے گی جو بڑی مشکل راہیں ہیں۔ "جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔"

یہ بات بھی تجربے میں آنی چاہئے اور جو خدا رسیدہ بنتے ہیں ان کے تجربے میں آتی ہے کہ دعا مانگو تو مانگتے چلے جاؤ اس یقین کے ساتھ کہ میرا کام دعا کرنا ہے اس کی مرضی ہے قبول کرے یا نہ کرے' ہر حالت میں مجھے دعا ہی کرنا ہے تاکہ میرا زندگی کا رشتہ قائم رہے۔ اگر اس یقین کے ساتھ دعا کرتے رہیں گے تو ان کی تمام مشکلات رفتہ رفتہ آسان ہونی شروع ہو جائیں گی اور انسان اپنے اندر تبدیلی دمبدم محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اب 'متواتر دعائیں مانگتا ہے تو اور ہی انسان ہو جاتا ہے' سے یہ مراد نہیں ہے کہ متواتر دعائیں مانگتے مانگتے ساری زندگی گزر جاتی ہے وہ بدکار رہتا ہے' خدا سے دور رہتا ہے اور بالآخر وہ اور انسان ہو جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ متواتر دعاؤں کے نتیجے میں اس کے اندر تدریجی تبدیلیاں ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ تبدیلیاں جب اپنے درجہ کمال تک پہنچتی ہیں' جب ہر انسان کا درجہ کمال الگ الگ ہے تو پھر وہ ایک اور ہی انسان کی حیثیت میں ڈھل جاتا ہے۔ "اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جائے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن اور رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔"

یہ جو کیفیت ہے یہ ایک ایسی کیفیت ہے جسے خدا کا ہر بندہ ہر کوشش کے دوران محسوس کرتا ہے اور جانتا ہے اور پہچانتا ہے اگرچہ ان کی کوششیں بظاہر دنیا میں صرف ہوتی ہیں مگر یہ قاعدہ کلیہ ہے جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے (-) تکلیف اٹھاؤ گے راہ میں یہ ضروری ہے کیونکہ تکلیف کے بغیر کوئی یسر مل ہی نہیں سکتا۔

-اس قاعدہ کلیہ کے تجربے سے دنیا کے سائنس دانوں نے بھی محسوس کیا اور معلوم کیا اور اپنے لفظوں میں اسے بیان کرنے کی کوشش کی۔

ایڈیسن تھامس اس کا پورا نام مجھے یاد نہیں مگر ایڈیسن کے نام سے مشہور ہے جو اس جدید دور کے ایسے سائنس دانوں میں سے ہے جس نے سب سے زیادہ بنی نوع انسان کی روزمرہ کی ضرورتوں کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ایجاد کر لی۔ امریکہ کا مشہور سائنس دان ہے اور بجلی کے بلب ہوں یا ٹیلی فون ہو کوئی بھی نیا آلہ نہیں جو اس جدید دنیا کے کام آتا ہے جس کا آغاز ایڈیسن نے نہ کیا ہو۔ حیرت انگیز دماغ بخشا تھا اللہ نے اس کو اور تعجب سے لوگ دیکھتے تھے' اس کے بڑے بڑے انٹرویو لینے کے لئے لوگ دور دور سے آتے تھے کہ تم ہو کیا بلا' کس طرح تمہیں یہ باتیں سوجھتی ہیں۔ تو ایک دفعہ ایک اخباری نمائندے نے انٹرویو میں اس سے یہ سوال کیا کہ بتاؤ تو سہی یہ کیا قصہ ہے تم جینئس (Genius) کیسے ہو گئے۔

ایسے جینئس کہ یوں لگتا ہے جیسے مثال ہی کوئی نہیں۔ اس نے کہا دیکھو جینئس بننے کے لئے ایک ضرورت ہے جسے پورا کرنا پڑتا ہے اس کا فقرہ جو مشہور ہے تاریخ میں ہمیشہ سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا وہ یہ تھا۔

Genius is one percent of inspiration and ninety percent of perspiration

Genius جو ہے اس کا ننانوے فیصد پسینہ ہوتا ہے' ننانوے پسینے بہاتا ہے تب ایک گھڑی انسپریشن (Inspiration) کی نصیب ہوتی ہے۔ کیسا عمدہ جواب ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا۔

اور خدا کے بندوں کا بھی یہی حال ہے ان کے پسینے تو کوئی نہیں دیکھتا جو وہ خدا کی راہ میں بہاتے ہیں' ان کی راتوں کی گریہ وزاری کوئی نہیں سنتا اور جب ان کو الہام ہوتے ہیں' جب اللہ ان کو نوازتا ہے' ان کی دعائیں قبول کرتا ہے تو لوگ سمجھتے ہیں دیکھو جی یہ اچانک آسمان سے گر گیا۔ اچانک کچھ نہیں ہوا کرتا ساری زندگی ان مع العسر یسرا (-) صرف کرنی پڑتی ہے۔ خدا کی راہ میں ایسی محنتیں کرو گے اور یقین کرو گے کہ ان محنتوں کو قبول کرنے والا موجود ہے وہ انسپریشن دے گا اور وہی ریویلیشن (Revelation) دے گا۔ پس سائنس دان Revelation کا دوسرا نام ہی Inspiration رکھتے ہیں۔ یعنی اندر سے ایک نور کی آواز بلند ہوتی ہے اور اللہ کے بندے جو جانتے ہیں کہ یہ آواز بھی دراصل اللہ کے کہنے پر ہی اٹھی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ آواز اوپر سے بھی اترتی ہے اور ظاہری لفظوں میں اترتی ہے۔ اس کو Revelation کہا جاتا ہے مگر دونوں کا پس منظر ایک ہی ہے محنت' محنت اور محنت۔

تو اب کتنے دن باقی ہیں آپ کی محنت کے' تین دن تو باقی رہ گئے ہیں ایاما معدودات۔ بہت تھوڑے گنتی کے دن ہیں۔ انہی میں جتنی محنت ہو سکتی ہے کر لیں اور جو محنت مکمل نہ کر سکیں اب سارا سال اسے کرنا ہے' یہ پیغام ہے جمعۃ الوداع کا جو آخری پیغام میں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ ان تین دنوں کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ ایک سال انتظار کرنا پڑے گا محنتوں کا۔ محنتیں تو مسلسل کرنی پڑیں گی سارا سال کوشش کرنی ہو گی۔ تب جا کر بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اگلے سال وہ لیلۃ القدر دکھا دے جو قتل کے آخر پر ایک ایسی روشنی کی صورت میں دکھائی دیتی ہے جس نے کبھی ختم نہیں ہونا' ساری زندگی وہ روشنی آپ کا ساتھ دے گی۔ اگر یہ نہیں کریں گے تو پھر ان اندھیروں سے میں آپ کو ڈراتا ہوں جن اندھیروں سے اللہ نے آپ کو ڈرایا ہے کہ دیکھو شیطان تمہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکال کے لے جاتا ہے۔ اللہ ہی ہے جو سب اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

اس خطبے کا حضرت مسیح موعود (-) کا یہ آخری اقتباس میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔ "دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی اور خاتمہ بالخیر کے حاصل کرنے کا جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے جو دراصل سب سے مقدم ہے وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق اعلیٰ درجہ کا مفید اور مجرب ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ احمدیوں کو دوسری قوموں پر فخر کرنا چاہئے۔ دوسرے مذاہب کو دعا کی حقیقت کی کچھ خبر بھی نہیں" اب دیکھ لیجئے مسیحیوں کو کفارہ کی اطلاع دی گئی جو دعا نہیں ہے اور دوسری قوموں میں بھی دعا کا یہ مضمون کہیں نہیں ملے گا' اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ملے گا جو قرآن کریم نے (—) سکھا دیا ہے۔ بائبل کی تلاش کر لیں' ہندو کتب کی تلاش کر لیں' بدھسٹ کتب کی تلاش کر لیں کہیں آپ کو دعا کا یہ مضمون دکھائی نہیں دے گا۔

"دوسرے مذاہب کو دعا کی حقیقت کی کچھ بھی خبر نہیں اس واسطے ان کو دعا کی کوئی قدر ہی نہیں ہے۔" دعا روزمرہ ان کی زندگی میں کوئی معنے نہیں رکھتی۔ آپ نے کبھی یہ دیکھا ہے کہ عیسائی مل رہے ہوں' بدھ مل رہے ہوں' ہندو مل رہے ہوں اچھا جی دعا کرو ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے۔ یہ دعا کرنے اور کرانے کا جنون عام مسلمانوں کو بھی نہیں احمدیوں کو ہی ہے۔ آتے جاتے اچھا جی دعا کرنا' دعامیں یاد رکھنا' خط لکھیں گے تو دعامیں یاد رکھیں۔ دوسروں کے خط اکٹھے کرلو میں نے ایک دفعہ اندازہ لگایا کہ ساری دنیا میں جو اربوں خطوط لکھے جاتے ہیں سارا سال اس میں دعا کی ایسی درخواستیں نہیں ملتیں' کہیں نشان بھی نہیں ملتا جو ایک مہینے میں احمدی دعا کے ذکر سے بھر کر خط لکھتے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود (-) نے کیسے راز کو پکڑ لیا ہے' کیسی نکتے کی بات پکڑی اور بیان فرمائی۔ فرمایا "دوسرے مذاہب کو دعا کی حقیقت کی کچھ بھی خبر نہیں اس واسطے ان کو دعا کی کوئی قدر ہی نہیں بلکہ (ماننے والوں) نے بھی اس میں سخت ٹھوکر کھائی ہے کہ دعا جیسی شئے کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے ہیں حالانکہ یہ فخر اور ناز صرف (دین) کو ہی ہے۔ دوسرے مذاہب اس سے بکلی بے بہرہ ہیں۔"

پس اے دنیا بھر کے احمدیو! جو میرا خطاب سن رہے ہو آخری پیغام یہی ہے کہ تم اس فخر اور ناز کو اپنے سر سے اتار نہ پھینکنا' عمر بھر یہی تمہارا تاج رہے اور یہی رضائے باری کا تاج ہے جو خدا کرے کہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کے سروں پر چمکتا رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 5 مارچ 1999ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منصور احمد صاحب مبشر کارکن نظارت بیت المال آمد ابن مکرم چوہدری مظفرالدین صاحب بنگالی اوپن ہارٹ سرجری کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ ان کا آپریشن ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں متوقع ہے۔

○ مکرم عرفان احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز سندھ کی والدہ محترمہ گذشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور مسلسل علاج کے باوجود حالت دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے۔

○ مکرم مختار احمد صاحب وارث کالونی وحدت روڈ لاہور کو سانس کی تکلیف ہے۔

○ مکرم ملک وسیم احمد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتی ہے۔

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دل کا بائی پاس ہوا ہے۔

○ مکرم نور محمد صاحب ڈرائیور B-5 غرباء کوارٹرز دارالیمن غربی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ پیٹ میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ جملہ مریضوں کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم نوید مبشر صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-11-29 پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام ماہم مبشر تجویز ہوا ہے احباب جماعت سے بچی کی صحت' درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں صلاح الدین صاحب سابق ڈرائیور پرائیویٹ سیکرٹری لکھتے ہیں کہ میری چچی مکرمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب (مرحوم) آف صدر گوگیرہ بعمر 70 سال مورخہ 99-12-6 کو وفات پاگئیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں مورخہ 99-12-7 بعد از نماز مغرب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔

○ مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ دختر مکرم چوہدری اسلام الدین صاحب جنجوعہ آف لالہ موسیٰ مورخہ 99-11-12 ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 59 سال فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ مورخہ 99-12-13 کو بعد از نماز ظہر بیت المہدی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

مرحومہ مکرم رانا افتخار احمد صاحب آف ملیر کراچی کی ہمشیرہ اور مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ ایوری کوسٹ کی خالہ تھیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سری لنکا کی صدر کمار اتنگا بم دھماکہ میں زخمی

سری لنکا کی صدر چندریکا کمار اتنگا صدارتی انتخاب کے ایک جلسے میں خودکشی کرنے والی ایک عورت کے جسم سے بندھے ہوئے بم کے پھٹنے سے زخمی ہوگئیں۔ ان کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کا آپریشن کیا گیا۔ ان کی ایک آنکھ ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ آپریشن کے دوران ان کے جسم سے بم کے ٹکڑے نکالے گئے۔ صدر چندریکا اب روبہ صحت ہیں۔ صدر نے ہسپتال سے امن کی اپیل کی ہے۔ قریبی ساتھی زخمیوں میں چار وزراء بھی شامل ہیں۔ سینئر وزیر نے کہا کہ صدارتی انتخاب شیڈول کے مطابق ہوگا۔ صدر کے علاوہ حزب اختلاف کے لیڈر کے جلسے میں بھی بم دھماکہ ہو گیا۔ دونوں بم دھماکوں میں 32- افراد ہلاک ہوئے۔ 15- مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ صدر کلنٹن فرانس کے صدر شیراک اور دیگر عالمی رہنماؤں کی طرف سے مذمت کے اعلانات جاری کئے گئے ہیں۔

اسامہ کے دو ساتھی اسرائیل میں داخل

اسامہ بن لادن کے دو ساتھی اسرائیل میں داخل ہو گئے ہیں جہاں وہ نئی صدی کی تقریبات کے دوران کارروائیاں کریں گے۔ اسرائیلی حکومت پر خوف طاری ہوگیا۔ امریکہ نے بھی 301 بندگاہوں پر ہائی الرٹ کردیا۔

گروزنی پر ایک اور حملہ پسپا

گروزنی پر روسی فوج کا ایک اور بڑا حملہ پسپا کردیا گیا۔ سینکڑوں روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ گروزنی کے مشرقی اور شمالی علاقوں میں شدید لڑائی جاری ہے۔ مجاہدین نے مختلف سمتوں سے دھاوا بول کر روسی فوج کے حملے کامیابی سے پسپا کر دیا۔ 5 گھنٹے تک شدید لڑائی ہوتی رہی۔ روسی کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ ایک ہفتے میں گروزنی پر مکمل قبضہ کرلیں گے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ روسی فوج کی پے در پے ناکامیوں سے فوج کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ گروزنی پر قبضے میں ابھی کئی ماہ لگ سکتے ہیں۔

میکاؤ پر پرتگال کی حکمرانی ختم

جزیرہ میکاؤ پر سے پرتگال کی ساڑھے چار سو سالہ حکومت ختم کرکے گذشتہ روز یہ جزیرہ چین کے حوالے اس شرط پر کردیا گیا کہ جزیرہ کے اندرونی قوانین میں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ جزیرے کا دفاع اور خارجہ امور چین کے حوالے ہونگے اور اندرونی طور پر جزیرہ خود مختار ہوگا۔

مسئلہ کشمیر اگلے برس حل کرادوں گا

صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر اگلے برس حل کرادیں گے۔ اس بارے میں موثر کوششیں کی جائیں گی۔ انہوں نے پاک بھارت تعلقات سے خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ باتیں ایک عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہیں جس کا اہتمام ایک پاکستانی فرم نے کیا تھا۔

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses In Beautiful Designs
Available In The Shape Of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106,
Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

ارزاں ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون 270987 فیکس 277738

خان نیم پلیٹس
معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سٹکرز، شیلڈز
اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون: 5150862
فیکس: 5123862 ای میل knp_pk @ yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ: انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا اسب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 20 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
منگل 21۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-10
بدھ 22۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-35
بدھ 22۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-02

ثمرات جلد نظر آئیں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہماری اصلاحات کے ثمرات جلد نظر آئیں گے۔ احتساب کا عمل تاجر برادری کے خلاف نہیں۔ لٹیروں سے لوٹی ہوئی دولت واپس لینا چاہتے ہیں۔ معیشت کو ہر قیمت پر بحال کریں گے۔ چند روز میں سرکاری ایگزٹ کنٹرول لسٹ منظر عام پر آ جائے گی۔ نجکاری کا عمل شفاف اور اس کے فوائد چھوٹے سرمایہ کاروں کو منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ سیکیورٹی اینڈ ایکس چینج کمیشن کو مضبوط کیا جائے گا۔ قوانین آسان بنائے جائیں گے۔ کراچی سٹاک ایکسچینج کی ٹاپ 25 کمپنیوں کو ایوارڈ دینے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاشرے میں دولت کی مساویانہ تقسیم چاہتا ہوں۔ معیشت کی بحالی کے پروگرام کو مانیٹر کیا جائے گا۔ غربت کے خاتمے اور قرضوں کے چنگل سے نکلنے پر زور دے رہے ہیں۔

نواز شریف پر فرد جرم

طیارہ سازش کیس میں نواز شریف پر فرد جرم لگنے کا امکان ہے۔ تاہم وکیل صفائی نے کہا ہے کہ کیسٹیں اور امین اللہ کا بیان ابھی تک نہیں ملا فرد جرم کی مخالفت کریں گے۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ آڈیو کیسٹوں کی نقول تیار نہیں ہو سکتیں۔ فرد جرم عائد ہونے کے سات روز کے اندر مقدمہ کا فیصلہ سنایا جا سکتا ہے۔

احتساب صرف لٹیروں کا ہوگا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ احتساب صرف لٹیروں کا ہوگا۔ نادہندگان کی حتمی فہرست چند روز میں آ جائے گی۔ صرف ہدف پر کارروائی کریں گے۔ تاجر برادری کو نشانہ بنانا ہمارا مطمح نظر نہیں۔ اقتصادی پالیسی کو کامیاب بنائیں گے۔ آئندہ نجکاری سٹاک مارکیٹ کے ذریعے ہوگی۔ عام آدمی کو بھی شامل کیا جائے گا۔ ہر قیمت پر معیشت کو بحال کریں گے۔ ڈیفالٹرز اور ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں غلط نام چھپنے پر معذرت خواہ ہوں۔ چند روز میں حتمی فہرستیں جاری کر دیں گے۔ اطلاعات کے انکشاف کا قانون 31۔ مارچ کو آ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تاجر حکومت سے تعاون کریں۔

ناراض عناصر سے رابطے

مسلم لیگ کے مرکزی رہنماؤں نے ناراض عناصر سے رابطے شروع کر دیئے۔ نواز شریف کی ہدایت پر ایسا کیا جا رہا ہے۔ میاں اظہر سے رابطہ اسی سلسلے کی کڑی تھا۔

میں اور اظہر ایک دھڑے میں

رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ بحال نہ ہوئی تو مسلم لیگ تقسیم ہو جائے گی۔ میں اور میاں اظہر ایک دھڑے میں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ کرپشن کے حوالے سے قائم شدہ مقدمات کا جماعتی سطح پر دفاع نہیں کیا جائے گا۔ صرف سیاسی مقدمات کا دفاع کریں گے۔

جماعت اسلامی میں اختلافات

جماعت اسلامی کی سیالکوٹ شاخ میں اختلافات کے بعد [illegible] نے استعفیٰ دے دیا ہے چند روز میں شعبہ خواتین سے بھی استعفے آئیں گے۔ یہ استعفے ضلعی امیر پروفیسر امین جاوید سے اختلافات کی وجہ سے دیئے گئے ہیں۔

نکئی 21 برس کے لئے نااہل

پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ عارف محمد خان نکئی 21 برس کے لئے نااہل قرار دے دیئے گئے ہیں۔ یہ بات ایڈووکیٹ جنرل نے بتائی۔ تاہم پیپلز پارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اطلاعات منیر احمد نے کہا ہے کہ عارف نکئی کو نااہل قرار دینے کے لئے قانون میں ترمیم کرنا پڑے گی۔

خوشخبری

ملکی، غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات' حضور ایدہ اللہ کی کتاب' 117 ہومیوپیتھک ادویات کے بکس پر احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت

ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری

کیوریٹو ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک

14 علامہ اقبال روڈ نزد اتمر اعوبوہڑوالا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور فون 6372867

آپ کی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پورا کرنے والا ادارہ

محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک

اقصیٰ چوک ربوہ

ہماری ہاں کوکنگ رینج' روم ہیٹر' گیزر' ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

الفضل الیکٹرونکس

کالج روڈ نزد اکبر چوک - ٹاؤن شپ لاہور

فون آفس 042-5114822, 5118096

اصلی رحمان ابٹن — دلہن کیلئے تحفہ

قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ چہرے کی رنگت کو صاف کرتا ہے چہرے کو خوبصورت اور جاذب نظر کرتا ہے۔ چہرے کے بال ختم کرتا ہے۔ چہرے کی جلد کو ملائم کرتا ہے۔ داغ دھبے' رنگ صاف کرے

تیار کردہ۔ **رحمان جنرل سٹور**

گول بازار ربوہ - فون رہائش 04524-995

فون دوکان 04524-213160

رمضان المبارک کیلئے خصوصی رعایت

جرمن ہومیو فارمیسی کی 10ML پوٹینسی شوابے طرز میں

6X / 30/ 200/1000/		10/-
10M/50M/CM		13/-
10ML	117 ادویات PKP سادہ بکس میں	1200/-
10ML	شوابے خوبصورت بریف کیس میں	1600/-
20ML	PKP سادہ بکس میں	1700 /-
	خوبصورت بریف کیس میں	2000/-
10ML	234 ادویات خوبصورت بریف کیس میں	3000/-
20ML		4000/-

نیز کالکیشیا اور ٹنی براہ مدرٹنکچر میں دستیاب ہے

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور

گول بازار۔ ربوہ فون، 212399

سستی ترین ائر ٹکٹیں

اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی۔

گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ٹرانسپورٹ ہاؤس - ایجرٹن روڈ لاہور

فون 6310449-6367099-6366588

معروف قابل اعتماد نام

البشیرز

پیچ جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر جلباب کلاتھ ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز — شوروم ربوہ

فون شوروم چنوٹ 04942-3171 — 04524-510

MUJTABA INTERNATIONAL

EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS

284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.

TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482

FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

دمہ' پرانی کھانسی' زکام' چھینکیں' انفلوئنزہ

Asthma Course	Rs. 100/-	دمہ سانس کی تنگی کا مستقل علاج
Cold Cure Tabs	Rs. 20/-	نیا زکام بچوں کا زکام (خوش ذائقہ ٹکیاں)
Cold Cure Caps	Rs. 25/-	پرانا بار بار لگنے والا زکام
Cough Cure Tabs	Rs. 20/-	نئی کھانسی بچوں کی کھانسی کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں
Cough Cure Caps	Rs. 25/-	پرانی یا بار بار ہونے والی کھانسی کیلئے
Sneezing Cure Caps	Rs. 25/-	چھینکیں یا ایسا زکام جس میں چھینکیں زیادہ آئیں
Influenza Cure Tabs	Rs. 20/-	انفلوئنزہ بخار 'فلو' چھینکوں زکام کے ساتھ حرارت ہونا
Flue Curative Smell	Rs. 25/-	نزلہ زکام 'انفلوئنزہ' ناک کی بندش' میں سونگھنے سے آرام

تفصیلی لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔ بذریعہ ڈاک -/Rs.5 کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل۔ ربوہ

فون کلینک 419-771 ہیڈ آفس 213156 سیلز 211283

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت

عمار پوشاک

یگانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز مردانہ ڈریس پینٹ' ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے۔

پروپرائٹر: احسان اللہ وڑائچ۔ دوکان نمبر 5`4

کشمیر پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور۔ فون آفس 042-5168629

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61